سے برداشت کرنے اور راہِ خدا میں بے دریغ ہر قسم کی قربانی دینے کا عادی بناتی ہے۔ ہم یہ تصوّر بھی نہیں کرسکتے کہ جو قوم ماہِ رمضان میں روزے رکھتی ہو وہ کسی بڑے سے بڑے مقصد کو حاصل کرنے میں اخلاقی پستی، بے صبری یا کمزوری کا اظہار بھی کرسکتی ہے۔

ماہِ رمضان نزولِ قرآن مجید کا مبارک مہینہ ہے۔ وہ قرآن مجید جو انسانوں کے لئے مکمل دینی ضابطہ اور ان کی ہدایت کے لئے واضح تعلیمات پر مشتمل ہے۔ یہ مہینہ قرآن مجید کی یاد منانے کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں مسلمانوں کو کتاب اللہ پر اپنا ایمان تازہ کرنے، اور اس کی تلاوت کا حق ادا کرنے کا عہد کرنا چاہیئے۔ اگر اس مہینہ سے کتاب اللہ کو سمجھ کر پڑھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی ابتدا کردی جائے تو ہر سال رمضان میں اس رفتار کو تیز تر کر کے پورے معاشرہ کو اسلامی تعلیمات سے براہِ راست آگاہ کیا جاسکتا ہے۔

انتخابات سر پر آگئے ہیں۔ اس موقع پر عوام، سیاسی جماعتوں اور ان کے لیڈروں کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اس نازک مرحلہ پر اسلامی حکومت کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ عوام اسلامی سیاسی تربیت کے بغیر انتخابات کی آزمائش میں حصہ لے رہے ہیں۔ ضروری تھا کہ اس وقت مختلف سیاسی جماعتیں اپنی حدود میں رہتے ہوئے عوام کے سامنے اپنے منشورات پیش کردتیں، اور عوام کو نشر و اشاعت کے تمام وسائل سے یہ بات ذہن نشین کرادی جاتی کہ کسی جماعت کو اس کی شخصیتوں سے نہیں بلکہ اس کے اصولوں سے پہچاننے کی کوشش کی جائے۔ سیاسی جماعتوں کا فرض تھا کہ وہ اپنے مخالفین کے منشورات پر تنقید کرتیں اور ذاتیات پر نہ اترتیں۔ سیاسی جماعتوں کی کثرت کے لئے اگر کوئی وجہ جواز ہے تو صرف یہی کہ ہر جماعت خود کو زیادہ سے زیادہ قوم کی فلاح و بہبود اور عوام کے مفاد کا ضامن قرار دیتی ہے۔ لیکن اگر یہی عوام کی خیر خواہی کا دم بھرنے والی جماعتیں قوم کو اپنی خود غرضیوں کا شکار بنا کر عوام میں انتشار اور باہمی نفرت پھیلانے لگیں، ایک دوسری کی تکفیر کرکے عوام کے جذبات میں اشتعال پیدا کرنے لگیں، ایک دوسری کے خلاف جھوٹے الزامات تراشنے لگیں تو پھر امن و سلامتی برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا، اور تمام جماعتیں بخوبی واقف ہیں کہ اس انتشار سے سوائے دشمن کے کسی کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔